

والترس آرت میوزیم

قرآنی نوادرات کو نہایت

الحمد لله

میوزیم میں موجود تویں سے انہوںی صدی کے ووادیے میں تھا۔ تاریخ کے ایسے مہدیں جب کہ توئیں اور طاں اور جندہ بھیں پڑھ سے لکھے ہوئے ۲۸ مجلدہ در قرآنی نسخوں میں سے ۲۲ یا ۳۱ اعلان دیجیٹن کا سرہای گرم کرنی چاہی ہیں اس حکم کے نتائج فتحی نسخہ بات کی تلاش چاری ہے۔ ان خطاطی کے بہترین و تجدیدی خادلے اور بہر ان کی تحریم نہ صرف وقت کی ایک اہم عمودوں اور قرآنی خطاطی کے مختلف ارتقائی مرافق کی تلاشی کر ضرورت ہوتے کا احساس دلاتے ہیں بلکہ عکسیری معاشرے نے والے ان قرآنی نسخہ باتیں ایسے نئے بھی شامل ہیں میں ملکی انجام و تحریم کا ایک نیا اب بھی موجود ہوتے ہیں۔ واضح ہو کر جنہیں عربوں میں کافی کا استعمال عام ہوتے سے پہلے کہا گیا امر کمک کے محدود پیشمن میوزیم آف آرت فری لائبریری آف فلاٹن گلیا اور پر ٹپٹن لائبریری میں بھی قرآنی نسخہ بات کا ایک محتہ پڑھنے موجود ہے مگر تعداد اور نادر ہوتے کے لحاظ سے والترس آرت میوزیم کا کلکشن اپنی مثال آپ ہے۔ والترس آرت میوزیم کے پیش رو اور اساتذہ دلم اور ان (۱۸۱۹-۴۶) اور ان کے صاحبو اور

میری نہایت کے سب سے بڑے شہر اور ایک عظیم سیاحتی مرکز پہاڑی میں اس کے مشہور پیاس ننان والترس آرت میوزیم کی وجہ سے ایک ناس ملی مقام حاصل ہے۔ مشرقی آرت اور بالخصوص اسلامی آرت کے پیشے اور جس مختلف نوع کے نوادرات اس میوزیم میں موجود ہیں اس سے با آسانی اندراہ کا لیا جا سکتا ہے کہ ان نوادرات کو تمعن کرنے والے میری والتر (۱۸۳۸-۱۹۳۱) اسلامی حکوم کے کیمی عاشق اور اسلامی نوادرات کے کیمی پار کر کے ہے۔ ان دلوں





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ إِنَّمَا يَنْهَا الْمُنْكَرُ وَمَا يَرَى إِلَّا هُوَ أَكْبَرُ لِمَا يَرَى وَمَا يَنْهَا

قطع نے تیورانگ کو خوش کرنے کے لئے ایک اتنا چھوٹا قرآنی
والٹر آرت میز زیم نے ان تواریخ کی حفاظت کا بھی
بہت سی سائیکلک انتظام کر رکھا ہے جس کی وجہ سے مختلف
رکھوں اور طلاقی آپ سے لکھے اور مرض کے گئے یہ نوچات آج
بھی اسی طرح روشن اور آبدار نظر آتے ہیں۔ بکھری کہتی ہیں کہ
”میز زیم کی اوپری منزل کے ایک ایسے کمرے میں یہ سرمائے
رکھ جاتے ہیں جہاں موسم کے اثرات اڑاہماں ہوتے۔
ایسے خصوصی بکھوں میں رکھے جاتے ہیں جہاں روشنی کا گذر جیسی
ہوتا اور رطوبت اس درجہ تک کنڑوں کی ہاتی ہے ہتنی مطلوبہ
ہوتی ہے کیونکہ اس میں بھی نہ چھپتی ہیں۔

۳۴ فروری سے ۱۴ اپریل ۲۰۰۷ء تک جاری رہنے والی یہ
قرآنی نمائش ایک جدید معاشرے میں قدمی نئوں کی قدر دلی کا
ایک استغفار ہے جس کا احترام کیا جانا چاہئے۔

قطع نے تیورانگ کو خوش کرنے کے لئے ایک اتنا چھوٹا قرآنی
لذت پیش کیا تھا ہے با آسانی اگلوٹی پر لکھنے کی طرح جزا پاسک
تھا۔ لیکن تیورانگ نے اس فی کمال کی کوئی قدر جیسی کی اور قدر
دانی کے دو بول سے بھی اقطع کوئی نہیں تو اڑا۔ قطع کو تیورانگ کا یہ
روپی تباہت چک آئیز لگا اور اسے کافی دلی تکلیف ہوئی۔ لیکن
اس نے ہمت جیسی ہر ای اور تیورانگ کی ناقدری کے جواب میں
ایک دوسرا کمال نہیں کیا۔ اس نے قرآن کا ایک یا اسی تیار کیا
اور وہ نسخہ اتنا بڑا اور وزنی تھا کہ اسے پہنچنے والی ایک گاڑی پر رکھ
رہی ہے۔

والٹر آرت میز زیم کی ایک پرنسپلیز کے مطابق اس
نمائش میں ۱۵ اویں صدی کے مشہور خطاط عرب اخونج کا تکمیلہ اور قرآن
کا ایک نادر تایاب نہیں موجود ہے جسے سے مٹڑ پوٹین میز زیم
آف آرت نجیوارک سے مستعار لیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ



دائیں: سہارا روجن، ۱۵ ویں صدی، کاغذ پر روشنائی نویز
رنگوں سے کلک، چرس جلد، میوزیم نہ خریدا۔
اوپر: والٹر آرت میوزیم
بالائیں: شہزادی هندوستان سے، ۱۵ ویں صدی، کاغذ پر
سوئی اور رنگوں سے کلک، چہری والٹر نہ حاصل کیا۔

بھری والٹر کے دائیں کلکشن پر مشتمل ہے تعداد زیادگی ہمدردی کے
یہ شرکوں سے بننے کرے رہے۔ ۱۹۳۱ء میں ولیم والٹر کے
انتقال کے بعد بھری والٹر نے آرت کے اس پے مثال
سرمائے کو جن کی تعداد ۲۸ ہزار تو اور اس پر مشتمل تھی عام
لوگوں کے لئے وقت کر دیا۔ ولیم والٹری ولپی ریا وہ تراثی شانی
تو اور اس سے تھی جس میں انسویں صدی کے آرت کو خصوصی
اہمیت حاصل تھی۔ لیکن ان کے صاحبو اسے بھری والٹر نے
زمان و مکان کا دائزہ کافی و سچ کیا اور قدیم مصری تو اور اس
سے بھیوں صدی کے اوائل تک کے آرت اور علم کے سرمائے
ان کی کلکشن کا حصہ ہے۔ میز زیم میں یعنی مسودات اور نایاب
کتابوں کی ایسوی ایت کیوریت مارچنہ ہمکوئی کے مطابق ” ۱۵
قدیم ۲۸ قرآنی خطوطے بھری کی یادگار ہیں اور ان تھی
خطوطوں میں سے ۲۲ نسخوں کی ”اصحک“ اور ”آف گاؤ :

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْأَمْرُ بِمَا يَرَى وَالنَّهُمَّ اسْمِعْنِي
سَمَاعَكَ وَلَا تُنْهِنِنِي اَوْرِي تَحْمَلَنِي قَلْقَلِي جِسْ - ” یہ مخفی اور
ملائی نسخے ٹھالی افرید سے تکر ہمدومن حکم پہلے ہوئی
پورے عالم اسلام کے فی ستری رو دو بیان کرتے ہیں۔ مارٹن
پکھوی کہتی ہیں کہ ”ان غریب صورت“ مرسم اور مخفی قلمی قرآنی
سودات سے احمداء لگایا جاسکتا ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک
قرآنی خطاطی کو فن کے کس اعلیٰ درجے تک پہنچانے کی خواہیں
رہی ہے۔

والٹر آرت میز زیم کی ایک پرنسپلیز کے مطابق اس
نمائش میں ۱۵ اویں صدی کے مشہور خطاط عرب اخونج کا تکمیلہ اور قرآن
کا ایک نادر تایاب نہیں موجود ہے جسے سے مٹڑ پوٹین میز زیم
آف آرت نجیوارک سے مستعار لیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ